مواعظ الجمعہ

منافقت کی مذمت

اور اس کے نقصانات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

دار اہل السنۃ

لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مُنافقت کی مذمّت اور اُس کے نقصانات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مُنافقت کی مذمّت اور اُس کے نقصانات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِه وصحبِه أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِه وصَحبِه أجمعين.

مُنافقت کی تعریف

برادرانِ اسلام! انسان کے ظاہر وباطن اور اعتقاد وعمل میں تضاد یا دُہرے معیار کو منافقت کہتے ہیں[1]۔ منافقت کا تعلق دھوکے اور سازش کی جنس سے ہے، مُنافق شخص دوغلا ہوتا ہے، اس کے ظاہر وباطن میں تفاوُت (فرق) ہوتا ہے، اور اپنی اسی منافقانہ خصلتِ بد کی وجہ سے لوگوں کو دھوکا دیتا، اور دُنیوی مفادات حاصل کرتا ہے۔

مُنافقت کا حکمِ شرعی

عزیزانِ محترم! اگر کوئی شخص زبان سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے اور دل میں اسلام سے انکاری ہو، اُس کے اس فعل کو **اعتقادی مُنافقت** کہتے ہیں، جبکہ قول وفعل میں تضاد، اور زبان ودل سے اسلام کی حقّانیت تسلیم کرنے کے باوُجود عمل میں کوتاہی برتنا

(١) انظر: "التعريفات" باب النون، النفاق، صـ١٦٨.

عملی مُنافقت کہلاتا ہے۔ اعتقادی مُنافق بروزِ قیامت جہنّم کے سب سے نچلے درجے میں ڈالا جائے گا، جبکہ عملی مُنافقت شرعاً گناہِ کبیرہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اَسلافِ اُمت کا طرزِ عمل

جانِ برادر! ہمارے اَسلاف اور بزرگانِ دین، منافقت اور دُوہرے کردار سے حد درَجہ نَفرت فرماتے، ان کا ہر عملِ خیر ظاہر وباطن میں یکساں ہوا کرتا، اور جلوَت یا خلوَت میں کوئی ایسا عمل نہیں کرتے تھے جو بروزِ قیامت ان کے لیے نَدامت وشرمندگی یا پریشانی کا باعث بنے۔

حضرت سیّدنا امام شَعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی کتاب "تنبیہ المغترین" میں لکھتے ہیں کہ "ایک بار حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مدینہ منوّرہ میں باہم ملاقات ہوئی، حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی کہ "آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے، حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کہ اے عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ! اس بات سے بچتے رہنا کہ تم ظاہر میں توخدا کے دوست ہو، اور باطن میں اس کے دشمن؛ کیونکہ جس کا ظاہر وباطن مُساوی نہ ہو وہ منافق ہوتا ہے، اور منافقوں کا مقام جہنّم کا سب سے نچلا درَجہ ہے۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی"[1]۔

منافقت کے نقصانات

حضراتِ گرامی قدر! منافقت نہایت بُری خصلت اور ایک قلبی مرض ہے، اس کے متعدِّد اثرات ونقصانات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

---

(١) "تنبيه المغترّين" للشَعراني، الباب ١، أخذ علينا العهود في أخلاقهم، صـ٤٠، ملخصاً.

(۱) منافقت یادِ الٰہی سے غفلت کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ یَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِیَهُمْ﴾[۱] "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے (ایک جیسے) ہیں، برائی کا حکم دیتے اور بھلائی سے منع کرتے ہیں، اور (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے کنجوسی کرتے ہوئے) اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں، وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے، تو اللہ نے بھی انہیں چھوڑ دیا"۔

(۲) منافقت دِلوں میں خوف وہراس اور رُعب کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ﴾[۲] "منافق ڈرتے ہیں کہ اُن پر کوئی سورت ایسی اُترے جو اُن کے دِلوں کی چُھپی بات (منافقت) کو جتلا دے، تم فرماؤ کہ ہنسے جاؤ، اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے!" یعنی منافق لوگوں کو ہر وقت اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں ان کا پردہ فاش نہ ہو جائے، اور لوگوں کو ان کی منافقت اور دوغلے کردار کا پتا نہ چل جائے۔

(۳) منافقت نیک اعمال کی عدمِ قبولیت اور اَکارت وبرباد ہونے کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِیْنَ﴾[۳] "تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے، تم سے ہرگز قبول نہ ہو گا، یقیناً تم بے حکم (نافرمان اور منافق) لوگ ہو"۔

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ٦٧.
(۲) پ۱۰، التوبة: ٦٤.
(۳) پ۱۰، التوبة: ٥٣.

منافقت کی علامات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! منافقت کی متعدّد علامات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) دوغلا پَن

میرے محترم بھائیو! ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملانا، اور خوشامد کرنا منافقت اور دوغلا پَن ہے، حضرت سیّدُنا عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ»[۱] "جو شخص دنیا میں دو چہروں والا ہو گا، بروزِ قیامت اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ»[۲] "تم لوگوں میں سب سے برا اُس شخص کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہیں، جو اِدھر کچھ کہتا ہے اور اُدھر کچھ کہتا ہے"۔

حضرت سیّدنا امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر کرتے ہیں کہ "علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ دو۲ الگ الگ آدمیوں سے دو رُخی (دوغلا) ہو کر ملنا نِفاق ہے۔ نِفاق کی کئی علامتیں ہیں، اور یہ (دوغلا پَن) بھی اُن میں سے ایک ہے"[۳]۔

---

(۱) "سنن أبي داود" كتابُ الأدب، باب في ذي الوجهَين، ر: ٤٨٧٣، صـ٦٨٧.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٤٥٤، صـ١١٠٨.

(۳) "اِحیاء العلوم" زبان کی آفتوں کا بیان، آفت نمبر ۱۷، اِمَّعَہ کا بیان، ۳/ ۵۶۶۔

(۲) نیک عمل میں دِکھاوا کرنا

عزیزانِ محترم! نیک عمل میں رِیاکاری اور دِکھاوا بھی منافقت کی علامت ہے، قرآنِ کریم میں اس کی بڑی مذمّت بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ إِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا﴾[1] "یقیناً منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں، اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا، اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو سستی و کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دِکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کو تھوڑا یاد کرتے ہیں"۔

اپنی عبادت ورِیاضت کو بلاوَجہ اور غیر ضروری طَور پر طُول دینا، اور اپنی پارسائی کا دِکھاوا کرنا، منافقت اور انسان کی آخرت کی خرابی کا باعث ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں اس کی مذمّت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾[2] "تو اُن نمازیوں کے لیے خرابی ہے، جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں، وہ جو (عبادات میں) دِکھاوا کرتے ہیں!"۔

(۳) اذان سننے کے باوجود نماز ادا نہ کرنا

حضراتِ گرامی قدر! اذان سننے کے باوُجود مسجد میں نماز کے لیے حاضر نہ ہونا بھی نِفاق کی علامت ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن اَنس جُہنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت

---

(۱) پ٥، النساء: ١٤٢.

(۲) پ٣٠، الماعون: ٤-٦.

ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ: مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللهِ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ وَيَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ، فَلَا يُجِيبُهُ»[1] "یہ بات کفر ونِفاق میں سے ہے کہ جو اللہ کے مُنادی (مؤذِّن) کو نماز اور فلاح وکامیابی کی طرف بلاتے ہوئے سنے، اور پھر بھی نماز کی ادائیگی کے لیے حاضر نہ ہو"۔

(۴) صاحبِ اختیار شخص کی ہاں میں ہاں ملانا اور خوشامد کرنا

عزیزانِ مَن! حکمرانوں سمیت ہر صاحبِ اختیار کا قُرب پانے، اس کی خوشنودی حاصل کرنے، اور اپنا مطلب نکلوانے کے لیے اُس کے ہر جائز وناجائز کام میں جی حضوری اور خوشامد کرنا، اور اُس کی ہاں میں ہاں ملاتے رہنا بھی منافقت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی، کہ ہم اُمراء کے پاس جاتے ہیں تو اُن کی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں، اور جب ہم وہاں سے نکلتے ہیں تو ان کے بارے میں کلام کرتے (یعنی ان کی برائی کرتے) ہیں، حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: «كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا»[2] "ہم ان باتوں کو (رسولِ اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں) منافقت کہا کرتے تھے"۔

(۵) مال وجاہ کی محبت

حضراتِ ذی وقار! مال ودَولت کی کثرت اور شرف ومنصب کی ہوَس بھی نِفاق میں اِضافہ کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

---

(۱) "المعجم الكبير" للطَبَراني، باب الميم، مُعاذ بن أنس جُهَني رضي الله تعالى عنه، ر: ۳۹٤، ۲۰/ ۱۸۳.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، ر: ۷۱۷۸، صـ۱۲۳٦.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: «حُبُّ الجَاهِ وَالمالِ يُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الماءُ الْبَقْلَ»[1] "جاہ ومنصب اور مال کی (بے جا) محبت، نِفاق کو دل میں اس طرح پیدا کرتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے"۔

حضرت سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "جان لیجیے! جس پر حُبِّ جاہ غالب آجائے وہ لوگوں کی رِعایت کرنے میں لگا رہتا ہے، ان کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے، اور ان کے لیے ریاکاری کرتا ہے، اپنے قول وفعل میں اس بات کا خیال رکھتا ہے جو لوگوں کے نزدیک اس کی قدر ومنزلت بڑھائے، اور یہی بات مُنافقت کا بیج اور فساد کی جڑ ہے، نیز لامُحالہ یہ بات عبادات میں سُستی اور دِکھاوے کے ساتھ ساتھ ممنوعاتِ شرعیّہ کے اِرتکاب کا باعث بھی بنتی ہے؛ کیونکہ ایسا شخص لوگوں کے دِلوں کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے"[2]۔

(٦) خِیانت، عہد شکنی، جھوٹ اور گالم گلوچ کرنا

برادرانِ اسلام! امانت میں خِیانت، جھوٹ، عہد شکنی، اور لڑائی جھگڑے کی صورت میں گالیاں دینا بھی خالص منافق کی نشانیاں ہیں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ، كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: (١) إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، (٢) وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، (٣) وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، (٤) وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ»[3] "چار ۴ خصلتیں

---

(١) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" كتاب النكاح، الكبيرة ٢٥٣ ...إلخ، ٢/ ٤١.

(٢) "اِحیاء العلوم" باب اوّل، حبّ جاہ اور شہرت کا بیان، فصل ۹، حبّ جاہ کا علاج، ۱/ ۹۳۷۔

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب علامات المنافق، ر: ٣٤، صـ٩.

ایسی ہیں کہ جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہے، اور جس میں ان چار خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی، اس میں نِفاق کی خصلت پائی جائے گی (یعنی اُسے منافق صفت کہا جائے گا)، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خِیانت کرے، (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۳) جب عہد کرے تو بددِیانتی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: (١) إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، (٢) وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، (٣) وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ»[1] "منافق کی تین ۳ نشانیاں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خِیانت کرے"۔

اس حدیثِ پاک کے تحت علمائے کرام نے فرمایا کہ "اس حدیثِ پاک میں منافق کی تین ۳ ایسی علامتیں بیان فرمائیں گئی ہیں جن کا تعلق قول، عمل اور نیّت میں سے ہر ایک کے ساتھ ہے، جھوٹ فسادِ قول ہے، خِیانت فسادِ عمل ہے، اور وعدہ خلافی فسادِ نیّت ہے۔ جو منافق ہوگا اس میں یہ تین ۳ باتیں ضرور ہوں گی، لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس میں یہ تین باتیں پائی جائیں وہ منافق بھی ضرور ہو، جیسے کفّار و مشرکین، لہٰذا اگر کسی مسلمان میں یہ باتیں پائی جائیں اسے منافق کہنا جائز نہیں، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نِفاق کی علامت ہے"[2]۔

---

(١) المرجع نفسه، ر: ٣٣.

(۲) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتاب الایمان، نِفاق کی علامت، ۱/۳۴۸، ملتقطاً۔

میرے محترم بھائیو! خِیانت، جھوٹ، عہد شکنی، گالم گلُوچ اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے، لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے بچے، اور امانتداری میں کھرا اُترے، ہمیشہ سچ بولے، گالم گلُوچ اور بد زبانی سے اجتناب کرے، اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرے۔

(۷) چوری چھپے گناہ کرنا

جانِ برادر! منافق شخص اپنی اصلیت چھپانے کی غرض سے لوگوں کے سامنے نیک پارسا بنا رہتا ہے، اور چوری چھپے گناہ کرتا ہے؛ تاکہ کوئی اُسے دیکھ نہ لے، "حضرت سیّدنا فرقد سنجی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں، کہ مُنافق جب دیکھتا ہے کہ اُسے کوئی نہیں دیکھ رہا تو وہ گُناہ کر ڈالتا ہے، افسوس! کہ وہ اِس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ دیکھیں، "مگر اللہ تعالی دیکھ رہا ہے" اس بات کا لحاظ نہیں کرتا"[1]۔

(۸) فحش، بیہودہ اور فُضول گوئی

جانِ برادر! فحش، بیہودہ اور فُضول گوئی بھی منافقت کی علامات میں سے ہیں، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالبَذَاءُ وَالبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ»[2] "فحش گوئی اور کثرتِ کلام (فضول گوئی) نِفاق کے دو ۲ شعبے ہیں"۔

---

(١) "إحياء علوم الدين" كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام ١، ٤/ ٤٢٢.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب البِرّ والصلة، باب ما جاء في العيّ، ر: ٢٠٢٧، صـ٤٦٧.

(۹) گناہ کو خوشدلی سے کرنا اور نیکی کو بوجھ سمجھنا

میرے محترم بھائیو! گناہ کو خوشدلی سے کرنا، اور نیکی کو بوجھ سمجھنا بھی منافقانہ طرزِ عمل ہے، زمانۂ اقدس میں منافقوں پر نیک اعمال میں، سب سے زیادہ بھاری عمل نمازِ عشاء وفجر کی ادائیگی تھی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ أَثْقَلَ صَلاَةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ: صَلاَةُ الْعِشَاءِ وَصَلاَةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً»[1] "سب سے بھاری نماز منافقین پر نمازِ عشاو فجر ہے، اور جو فضیلت ان نمازوں ہے اگر جانتے، تو ضرور سُرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "جس کو گناہ آسان معلوم ہوں، اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے، رب تعالیٰ محفوظ رکھے!"[2]۔

(۱۰) بلا عذرِ شرعی نمازِ جمعہ ترک کرنا

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! کسی عذرِ شرعی کے بغیر نمازِ جمعہ ترک کرنا بھی منافقت کی علامت ہے، حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ»[3] "جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے، وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے، جس میں نہ مٹتا ہے، نہ ہی کسی قسم کی تبدیلی ممکن ہے"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب المساجد ...إلخ، ر: ١٤٨٢، صـ٢٦٣.

(۲) "تفسیر نور العرفان" پ۱۰، التوبۃ، زیرِ آیت: ۸۱، صـ۳۱۸۔

(۳) "مسند الشافعي" ومن كتاب إيجاب الجمعة، ر: ٤٧٤٦، صـ٣٧٠.

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "جو تین ۳ جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافقِ عمل ہوگا، اور یہ نِفاق اس پر ایسا لازم ہوگا کہ پھر اس سے نکلنا مشکل ہوگا"[1]۔

(۱۱) صُلحِ کُلّیت پر مبنی طرزِ عمل

عزیزانِ محترم! صلحِ کُلّیت پر مبنی طرزِ عمل یا کافر و مؤمن سب کو راضی رکھنے کی کوشش بھی منافقت کی علامت ہے، اس مذموم کوشش میں بسا اَوقات انسان اپنے دین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، لبرل (Liberal) کہلوانے والے بہت سے سیاستدان، صحافی اور این جی اوز (NGOs) اس مُوذی مرض میں مبتلا ہیں، اور یہ لوگ اپنی چَرب زبانی اور چالاکی سے، کفّار مشرکین اور مسلمانوں کو یکساں خوش رکھنے کو اپنی چالاکی و عقلمندی تصوّر کرتے ہیں، ایسا طرزِ عمل ایک مسلمان کی شان کے مُنافی ہے، لہذا اس سے بچیں اور اپنے مُعاملات ایک حقیقی مسلمان کی طرح انجام دیں!۔

(۱۲) لہو ولعب اور ناچ گانے میں مشغولیت

حضراتِ گرامی قدر! لہو ولعب اور گانے باجوں میں مشغولیت بھی نِفاق میں اِضافہ کا باعث ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْغِنَاءُ يُنبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنبِتُ الماءُ الزَّرْعَ»[2] "گانا نِفاق کو ایسے اُگاتا (بڑھاتا) ہے، جیسے پانی زراعت کو اُگاتا ہے"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "مرد کا گانا خود گانے والے، اور سننے والے کے دل میں نِفاق پیدا کرتا ہے، لہذا

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" جمعہ واجب ہونے کا بیان، تیسری فصل، ۲/ ۳۲۶۔
(۲) "شعب الإيمان" باب حفظ اللسان، ر: ٤٧٤٦، ٧/ ١٠٨ .

عورت کا گانا سننا، یا عورت و مرد کا مِل کر گانا، یا باجے پر گانا، اس سے بھی بد تر ہے"[1]۔

منافقت سے متعلق بزرگانِ دین کے چند اقوال

عزیزانِ مَن! منافقت سے متعلق ہمارے اَسلاف کا طرزِ عمل ہمیشہ سے یہی رہا، کہ منافقت جیسی خصلتِ بد کا شکار ہونے سے ڈرتے، اور اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے رہتے، منافقت سے متعلق چند بزرگانِ دین کے اَقوال حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ "نفاق کی وجہ سے زبان اور دل مختلف ہوتے ہیں، اور پوشیدہ اور ظاہر کا اختلاف ہوتا ہے"[2]۔

(۲) کسی نے حضرت سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ میں نفاق سے ڈرتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ "اگر تم منافق ہوتے تو تمہیں نِفاق کا خوف نہ ہوتا؛ کہ منافق نِفاق سے بے پرواہ ہوتا ہے"[3]۔

(۳) حضرتِ سیّدنا ابنِ ابی مُلَیکہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ "میں نے ایک سو تیس ۱۳۰ (اور ایک روایت کے مطابق ایک سو پچاس ۱۵۰) صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو پایا، جو سب کے سب نفاق سے ڈرتے تھے"[4]۔

(۴) حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کہا گیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو نِفاق کا خوف نہیں! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "اللہ کی قسم! مجھے زمین کی ہر بلندی کے برابر سونے (Gold) کا مالک ہونے سے، یہ بات زیادہ پسند ہے کہ

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، وعظ و شعر کا بیان، تیسری فصل، ۶/ ۳۵۲۔

(۲) "اِحیاء العلوم" باب ۷، فصل ۴، نِفاق کی مذمّت میں وارد ۱۹ روایات واَقوال، ۱/ ۴۴۰۔

(۳) ایضاً، ص ۴۴۰، ۴۴۱۔

(۴) ایضاً، ص ۴۴۱۔

مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں نفاق سے بَری ہوں "[1]۔

(۵) حضرت سیّدنا عتبہ بن عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب کسی بندے کا ظاہر و باطن یکساں ہو (یعنی کردار میں منافقت نہ ہو)، تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ "یہ میرا حقیقی بندہ ہے"[2]۔

منافقت کے اَسباب اور اُن کا علاج

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! منافقت کے متعدِّد اَسباب ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) جَہالت

منافقت کا ایک سبب جہالت ہے۔ جب بندہ صحیح طریقے سے عقائد، فرائض اور واجبات کا علم حاصل نہیں کرتا، تو شیطان انسان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا کرتا ہے، جس کے باعث بندہ منافقت جیسے مُوذی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کے علاج کے طَور پر بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ عقائد، فرائض، واجبات اور ضروریاتِ دین کا تفصیلی علم حاصل کرے، علمائے دین کی صحبت اختیار کرے، نیک لوگوں کو دوست بنائے، اور دینی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہے[3]۔

(۲) بد عقیدہ لوگوں کی صحبت

بدعقیدہ لوگوں کی صحبت بھی منافقت کے اَسباب میں سے ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے دُور بھاگے، اور اُن سے کسی قسم کا کوئی

---

(۱) ایضاً، ص۴۴۰۔

(۲) "تنبيه المغترّين" للشَعراني، الباب ۱، أخذ علينا العهود في أخلاقهم، صـ۴۱.

(۳) "باطنی بیماریوں کی معلومات" نفاق کے اَسباب اور اُن کا علاج، ص۲۲۱، ۲۲۲، ملخصًا۔

تعلق نہ رکھے[1]۔

(۳) نمازوں میں سُستی وکوتاہی

پنجوقتہ نماز سمیت دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی میں سُستی، غفلت اور کوتاہی بھی منافقت میں مبتلا ہونے کا ایک سبب ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ فرائض وواجبات کی پابندی کرے، اور نماز باجماعت تکبیرِ اُولیٰ (پہلی تکبیر) کے ساتھ ادا کرے؛ کہ باجماعت نماز کی ادائیگی بھی منافقت سے نَجات کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَلَّى لله أَرْبَعِين يَوْماً فِي جَمَاعَةٍ، يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: (١) بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، (٢) وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ»[2] "جس نے رِضائے الٰہی کی خاطر چالیس ۴۰ دن باجماعت نماز تکبیرِ اُولیٰ (پہلی تکبیر) کے ساتھ ادا کی، اللہ تعالی اس کے لیے دو ۲ آزادیاں لکھ دیتا ہے: (۱) دوزخ کی آگ سے خلاصی، (۲) اور نفاق سے نجات"۔

(۴) حرصِ مذموم

منافقت کا ایک بڑا سبب حرصِ مذموم ہے، جب بندہ کسی چیز کی حِرص وطمع اور لالچ میں مبتلا ہوجاتا ہے، تو اس کے باعث منافقت کا ارتکاب کرتا ہے، اور دھوکا دیتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ حرصِ مذموم کی تباہ کاریوں پر غور کرے، اور سوچے کہ دنیا کے فانی مال واَسباب اور آسائش وآرام کی خاطر، اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ منافقت کرنا اور انہیں دھوکا دینا، کسی طَور پر بھی مناسب اور دانشمندی نہیں[3]۔

---

(۱) ایضاً، صـ۲۲۲۔
(٢) "سنن الترمذي" أبواب الصلاة، باب [ما جاء] في فضيلة التكبير الأولى، ر: ٢٤١، صـ٦٦، ٦٧.
(۳) "باطنی بیماریوں کی معلومات" نِفاق کے اَسباب اور اُن کا علاج، صـ۲۲۳، ۲۲۴، ملخصًا۔

(۵) دنیا کی محبت

دنیاوی مال واَسباب کی محبت بھی منافقت کے بڑے اَسباب میں سے ایک ہے، جب کسی انسان پر دنیا کی محبت غالب آتی ہے، تو اُسے حاصل کرنے کے لیے بندہ بسا اَوقات منافقت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندۂ مؤمن حُبِّ دنیا جیسی مُوذِی بیماری کی آفتوں پر غور وفکر کرے، اور اس مُوذی مرض سے نَجات کے لیے بارگاہِ الٰہی میں دعا بھی کرتا رہے[1]؛ کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، اور منافقت سے پناہ کی دعا حدیثِ پاک سے ثابت بھی ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ»[2] "اے اللہ! میں عداوت، نِفاق اور بد خُلقی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

(٦) دُرود وسلام کی کثرت

منافقت سے نَجات اور بچاؤ کا ایک طریقہ حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجنا ہے، حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِئَةً، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِئَةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ، وَأَنْزَلَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ»[3] "جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالی اس

---

(۱) ایضًا، ص۲۲۴، ملخصًا۔
(٢) "سنن أبي داود" [كتاب الوتر] باب في الاستعاذة، ر: ١٥٤٦، صـ٢٢٨.
(٣) "مجمع الزوائد ومَنبع الفوائد" كتاب الأدعِية، باب الصلاة على النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الدعاء وغيره، ر: ١٧٢٩٨، ١٠/ ١٦٣.

پر ۱۰ رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو مجھ پر ۱۰ بار درودِ پاک بھیجے اللہ عزّوجلّ اس پر ۱۰۰ رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو مجھ پر ۱۰۰ بار درودِ پاک بھیجے اللہ تعالی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا، کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے، اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائے گا"۔

منافقانہ طرزِ عمل اور ہماری ذمّہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! منافقت ایسے طرزِ عمل کو کہتے ہیں جس میں انسان کا ظاہر، باطن سے مختلف اور برعکس ہو، مثال کے طَور پر قول وفعل میں تضاد ہونا، مسلمانوں کو دھوکا دینا، امانت میں خِیانت، عہد شکنی، جھوٹ، اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھنا، یہ سب منافقت کی علامات اور نشانیاں ہیں، ایسا منافقانہ طرزِ عمل ایک حقیقی مسلمان کے شایانِ شان نہیں، لہذا ایسی تمام بُری خصلتوں سے بچیں، تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کریں، فرائض وواجبات کی پابندی کریں، اپنے ظاہر و باطن اور قول وفعل کے تضاد کو ختم کریں، مسلمانوں کی بہتری اور فلاح کے لیے سوچ وبچار کریں، مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیں، یہود ونصاریٰ کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف جنگی اتحاد ہرگز ہرگز نہ کریں، اور ایک حقیقی مسلمان بن کر زندگی گزاریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں منافقت جیسی خصلتِ بد سے بچا، قول وفعل اور ظاہر وباطن کے تضاد سے محفوظ فرما، ہمارے کردار اور عمل کے دوغلے پَن کو ختم فرما، ہمارے ظاہر وباطن میں یکسانیت پیدا فرما، ہمیں رُوحانیت کے نور سے مزیَّن فرما، فرائض وواجبات کا پابند بنا، اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف یہود ونصاریٰ کے ساتھ اتحاد سے بچا، اور

مسلمانوں کی فلاح و بہتری کے لیے کام کرنے کا جذبہ اور سوچ مَرحمت فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم

وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.